واضح کریں کہ کیسے مشرکین اور یہود و نصاریٰ سے مفاہمت کر کے حضور اکرم ﷺ نے دنیا کے عظیم ترین پیغمبرِ امن ہونے کی مثال قائم کی۔

تعارف:

حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری اور سب سے پیارے رسول ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونہ عمل بنا کر بھیجا ہے۔ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ کی زندگی مبارک ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ بیشک حضور اکرم ﷺ تمام جہانوں کیلئے رحمۃ للعلمین ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا مکہ میں پرامن طریقہ سے دین اسلام کی تبلیغ کرنا۔ دشمنوں کے ظلم و ستم کے باوجود بھی حضور اکرم ﷺ نے کبھی بھی بددعا کیلئے ہاتھ نہ اٹھائے۔ جب حضرت جبرائیلؑ آئے اور حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر وہ حکم دیں تو طائف والوں کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دوں لیکن حضور اکرم ﷺ نے ان کو بددعا دینے کی بجائے ان کو دعا دی۔ اس طرح میثاق مدینہ، صلح حدیبیہ اور غزوات وغیرہ اور سفارت کاری کے ذریعے اسلام کی اشاعت۔ ایسی چند مثالیں ہیں کہ جن کا مطالعہ کر کے انسان بخوبی اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے حضور اکرم ﷺ نے کیسے انسانیت کو امن کا درس دیا اور ان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لیکر آئے۔

CS CamScanner

مکہ میں حضور اکرم ﷺ کے امن پسند اقدامات

حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں کافروں سے 82 غزوات
اور جنگیں لڑی گئیں جن میں کل (مسلمان اور کافر) 1058
انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ تاریخ کی یہ سب سے کم متاثرہ
والی جنگیں تھیں۔
مکہ میں حضور اکرم ﷺ نے جب دینِ اسلام کی دعوت دینا
شروع کی تو آپ ﷺ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا
پڑا۔ لوگ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے۔ آپ ﷺ کو دیوانہ
کہتے تھے۔ آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکتے تھے۔ اور انہوں
نے جو مشرکین مکہ تھے آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا منصوبہ
بنایا اور آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ بھی کیا اور آپ ﷺ کو ختم
کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور آپ ﷺ سے کئی جنگیں بھی لڑیں۔
آپ ﷺ نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپ ﷺ نے سب کو معاف
کر دیا۔ سرِ عام معافی کا اعلان کیا گیا۔ بلکہ آپ ﷺ کا دشمن ابوسفیان
کے گھر کو امن کی جگہ قرار دیا اور کہا کہ جو لوگ ابوسفیان کے
گھر پناہ لیں گے پناہ پائیں گے۔ بعد میں ابوسفیان مسلمان
ہو گیا۔ کافروں کے بے شمار ظلم و ستم کی وجہ حضور اکرم ﷺ
کو مدینہ ہجرت کرنا پڑی تھی۔ لیکن جب حضور اکرم ﷺ نے
جب مکہ کو فتح کیا تو ان لوگوں سے بدلہ لینے کی بجائے ان
کی سرِ عام معافی کا اعلان کر دیا۔
اس بات سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ تمام جہانوں
کے سردار اور رحمت ہیں۔

تاریخ: ________

مدینہ میں حضور اکرم ﷺ کے امن پسندانہ اقدامات

مدینے میں حضور اکرم ﷺ کو ہجرت کرنا پڑی کیونکہ کافر اور مشرکین مکہ نے مسلمانوں اور حضور اکرم ﷺ کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ مدینے میں آ کر حضور اکرم ﷺ نے ایک نئی ریاست کی بنیاد رکھی۔ اور یہودیوں کے ساتھ معاہدے کر کے مدینے کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔ اس معاہدے کو میثاق مدینہ کہتے جو کہ پہلی صدی ہجری میں ہوا۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

بے شک ہم نے نبی اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(سورۃ الانبیاء)

اس طرح صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی مشرکین مکہ کی سخت شرائط کے باوجود ان کے معاہدے کو تسلیم کیا اور اس معاہدے کو ہر صورت برقرار رکھا تاکہ امن کو برقرار رکھا جا سکے۔

آپ ﷺ نے اوس و خزرج کے درمیان صلح کروا کر ان کو انصار مدینہ میں تبدیل کر دیا

آپ ﷺ نے انصار مدینہ اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ قائم کر کے تمام جہانوں کے مسلمانوں اور انسانوں کے لیے ایک مثال قائم کر دیا۔ انصار مدینہ نے مہاجرین کو دل سے بھائی مانا اور ان کو اپنے گھروں اور جائیداد سے حصہ دار بھی بنایا۔

حضور اکرم ﷺ کے امن پسند جنگی طریقے۔

حضور اکرم ﷺ کے دور میں کل 82 جنگیں لڑی گئیں اور صرف اور صرف (1058) انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ یہ انسانی تاریخ کی سب سے کم شدت والی انسانی جنگیں تھیں۔ اتنی کم تباہی صرف حضور اکرم ﷺ کی امن پسندانہ جنگی طریقوں سے ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے جو بھی جنگیں لڑیں وہ مجبوری میں اور اپنے یعنی اسلام کے دفاع کے لیے لڑیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ۔

ان اللہ لا یحب الفساد ۝

(القرآن) اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ جب یہ لوگ زمین میں حکمران بن جاتے ہیں تو ظلم روا رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے اور اللہ تعالیٰ تو فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

حضور اکرم ﷺ درج ذیل طریقوں اور اصولوں کو اپناتے ہوئے جنگ کرتے تھے۔

آگ میں جلانے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ کی آمد سے قبل یہ عادت ملک میں عام تھی کہ لوگ انتقاماً اپنے بدلے لوگوں زندہ یا مردہ آگ میں جلا دیتے تھے۔ ان پر تشدد کرتے تھے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے آکر اس ظلم کی روایت کو جڑ سے ہی ختم کر دیا۔

ارشاد نبوی ہے کہ:

"آگ کا عذاب دینے کا حق سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے اور

اور کسی کو نہیں دیتے"

(الحدیث)۔

حضور اکرم ﷺ کے اس حکم سے انسانیت کو اس کا حق مل گیا۔

باندھ کر قتل کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے اسلام کی خاطر کئی جنگیں لڑیں اور انہوں نے اسلام کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے صحابہ کرام کی تربیت بھی کی۔ ایک دفعہ صحابہ نے جہاد کیا تو انہوں نے دشمن کو باندھ کر قتل کرنے کا سوچا تو ان میں سے ایک صحابہ بولے کہ حضور اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جس کو سن کر پھر باقی صحابہ نے بھی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔

سفیر کو قتل کرنے کی ممانعت:

حضور اکرم ﷺ نے قتل سفیر کی ممانعت فرمائی۔ ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کا سفیر بن عبداللہ جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گستاخانہ پیغام لے کر حاضر ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اگر قتل سفیر سے منع نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑوا دیتا"۔

اس طرح حضور اکرم ﷺ نے امن کو قائم کیا اور جنگ سے دوری اختیار کی۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو جب بھی صلح اور جنگ میں کسی کا انتخاب کرنا ہوتا تو آپ ﷺ صلح کو پسند فرماتے تھے۔

لوٹ کھسوٹ کے مال کھانے کی ممانعت :

حضور اکرم ﷺ نے
لوٹ کھسوٹ کے مال کو حرام قرار دیا ہے۔

واقعہ: ایک دفعہ صحابہ نے سفر جہاد پر کچھ بکریوں کو لوٹا اور پکا کر کھانا چاہا جب حضور اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے دیگچیاں الٹا دیں اور فرمایا کہ لوٹ کھسوٹ کا مال مردار کھانے سے کم نہیں۔

اس بات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے جنگ کے دوران بھی امن کو قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

رات کے وقت حملہ کرنے کی ممانعت

حضور اکرم ﷺ رات کے وقت حملہ نہیں کرتے تھے۔ اگر کہیں پہنچ بھی جاتے رات کے وقت تو پھر بھی حملہ نہیں کرتے تھے آپ صبح ہونے کا انتظار فرماتے تھے اور پھر اس کے بعد حملہ کرتے تھے۔ اس سے پہلے عرب میں یہ رواج نہ تھا۔ بلکہ مشرکین مکہ رات کے وقت حملہ کرتے تھے تاکہ وہ دشمن کو زیادہ نقصان پہنچا سکیں اور وہاں جا کر تباہی کر سکے۔ مگر حضور اکرم ﷺ نے اس ظلم کے اصول کو ختم کر دیا۔

نہتے پر حملہ کرنے کی ممانعت

حضور اکرم ﷺ نے جنگ کے دوران ایک اور یہ بھی اصول اپنایا کہ بچوں، بزرگوں، عورتوں اور وہ لوگ جو نہتے ہوتے

تھے۔ ان پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان پر حملہ کرنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ اگر ان پر حملہ کیا جائے گا تو سوائے ان کے قتل اور کچھ نتیجہ حاصل نہیں ہوگا۔ مشرکین عرب بھی ایسے ہی کرتے تھے۔ اگر ہم اس کو آج کے دور میں بھی دیکھیں تو آج بھی ہم کو ایسا ہی دکھائی دیتا ہے کہ لوگ کمزور پر تو ظلم کرتے ہیں لیکن ظالم کا ہر حکم مانتے ہیں۔

لیکن حضور اکرم ﷺ نے ظلم کی اس روش کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔

درختوں اور عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے کی ممانعت

حضور اکرم ﷺ جب جنگ پر جاتے تو اپنے صحابہ کو خاص طور پر حکم دیتے تھے کہ کسی بھی درخت کو نہ توڑا جائے۔ اس کو جڑ سے نہ اکھاڑا جائے۔ اس کو نہ جلایا جائے غرض کہ کسی بھی قسم کی ضرر نہ پہنچائی جائے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے عبادت گاہوں کے متعلق بھی یہی حکم دیا کہ عبادت گاہوں اور ان میں عبادت کرنے والوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔

اگر ہم یہ بات آج یعنی کہ چودہ سو سال بعد دیکھیں تو ہمیں یہاں پر اس بات کی واضح نفی ہوتی ہوئی ملے گی۔ وہ لوگ جو امن ہونے کے دعویدار ہیں وہ بھی جب کسی ملک پر حملہ کرتے ہیں تو جان لو کہ وہاں فساد پھیلاتے ہیں اور عبادت گاہوں کو تباہ کرتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو دکھ دے سکیں۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے جب ہر طرف ظلم روا تھا تو آپ نے امن کو قائم کرنے کیلئے ہر قدم کو اٹھایا۔

حاصل بحث:

اس بحث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں، پرندوں اور زمین کے ہر مخلوق کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اگر مسلمان آج بھی حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزاریں تو وہ آج بھی وہ مقام حاصل کر سکتے جو مقام اسلاف نے حضرت عمر رضی، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اور حضرت عثمان غازی رحمہ کے دور میں حاصل کیا تھا۔ جب وہ پوری دنیا پر حکمران تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی ان امن پسند اصولوں پر عمل کر کے آج بھی امن و سکون حاصل کیا جا سکتا ہے۔